احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 7 جون 2001ء

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 7 جون 2001ء، 14 ربیع الاول 1422 ہجری - 7 احسان 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 125

اطاعت اور نافرمانی کرنے والوں کی مثال

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا-

میری اور میری لائی ہوئی تعلیم کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک قوم کے پاس گیا اور کہا اے میری قوم میں نے دشمن کا لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلا کھلا انذار کرتا ہوں- اس لئے نجات کی راہ اختیار کرو- اس پر قوم کے ایک طبقہ نے اس کی اطاعت کی- اور راتوں رات اطمینان سے نکل گئے- اور نجات پائی- اور قوم کے دوسرے گروہ نے اسے جھٹلایا اور اپنے مکانوں میں ہی ٹھہرے رہے صبح کے وقت دشمن لشکر نے ان پر حملہ کر کے تباہ و برباد کر دیا- یہ میری اتباع کرنے والوں اور میری نافرمانی کرنے والوں کی مثال ہے-

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول الله حدیث نمبر 6740)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آنے کی غرض وغایت تو صرف یہ تھی کہ دنیا پر اس خدا کا جلال ظاہر کریں، جو مخلوق کی نظروں اور دلوں سے پوشیدہ ہو چکا تھا اور اس کی جگہ باطل اور بیہودہ معبودوں، بتوں اور پتھروں نے لے لی تھی اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جمالی اور جلالی زندگی میں جلوہ گری فرماتا اور اپنے دست قدرت کا کرشمہ دکھاتا-

محبوب الٰہی بننے کے لئے واحد راہ اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کامل نمونہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور محبوب الٰہی بننے کا ہیں- اس لیے اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرما دیا کہ (-) (آل عمران: 32) یعنی ان کو کہہ دو کہ تم اگر چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ اور تمہارے گناہ بخش دیئے جاویں، تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو-

کیا مطلب کہ میری پیروی ایک ایسی شے ہے جو رحمت الٰہی سے ناامید ہونے نہیں دیتی- گناہوں کی مغفرت کا باعث ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور تمہارا یہ دعویٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں سچا اور صحیح ثابت ہوگا کہ تم میری پیروی کرو-

اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرز ریاضت ومشقت اور جپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قرب الٰہی کا حقدار نہیں بن سکتا- انوار و برکات الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتیں- جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے-

اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپ ؐ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کر لے- اس کو وہ نور ایمان، محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے- اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے- اسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے- اور نفسانی جوش وجذبات کی تنگ وتاریک قبروں سے نکال دیا جاتا ہے- اسی کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے- (-) یعنی میں وہ مردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں- غرض یہ ہے کہ وہ علوم جو مدار نجات ہیں- یقینی اور قطعی طور پر بجز اس حیات کے حاصل نہیں ہو سکتے، جو بتوسط روح القدس انسان کو ملتی ہے اور قرآن شریف کی یہ آیت صاف طور پر اور پکار کر یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ حیات روحانی صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے ملتی ہے اور وہ تمام لوگ جو بخل اور عناد کی وجہ سے نبی کریم ؐ کی متابعت سے سرکش ہیں، وہ شیطان کے سائے کے نیچے ہیں- اس میں اس پاک زندگی کی روح نہیں ہے جو بظاہر زندہ کہلاتا ہے لیکن مردہ ہے- جبکہ شیطان اس کے دل پر سوار ہے-

(ملفوظات جلد اول ص 426)

دفتر اول کے مجاہدین

○ تحریک جدید کے جو مجاہدین اپنے مرحوم بزرگوں کی طرف سے دفتر اول کا چندہ ادا فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم سے نوازے- حسابات کو صحیح طور پر رکھنے کے لئے دفتر اول کے مرحوم مجاہدین کے کھاتوں کو معین نمبر دیئے گئے ہیں-

ان کی طرف سے چندہ دینے والے مخلصین متعلقہ کھاتہ نمبر بھی لکھوا دیا کریں تو بڑی نوازش ہوگی- حسابات صحیح رکھنے میں دفتر کو سہولت ہو گی- اگر کسی مرحوم کا کھاتہ نمبر معلوم نہ ہو تو دفتر ہذا سے رجوع فرمایا جائے-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احباب جماعت سے گزارش

محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب سابق نائب ناظر اصلاح وارشاد تحریر فرماتے ہیں- خاکسار 22 دسمبر 1997 سے بوجہ کھانسی بیمار ہوا جس میں فالج کا اثر تھا- میرے کان پر اثر ہوا اب صرف بائیں کان سے سن سکتا ہوں جبکہ قریب ہو کر کوئی بات کرے اور زبان پر بھی اثر ہوا ہے زیادہ بول نہیں سکتا نہ تقریر نہ درس وغیرہ دے سکتا ہوں- اور بھی عوارض ہیں 15 مئی 2000ء کو میری بیوی فوت ہو گئی اس وجہ سے مجبوراً ربوہ کی بجائے اپنے بچوں کے پاس کبھی لاہور، کراچی، سیالکوٹ اور ڈنمارک رہتا ہوں اور علاج کروا رہا ہوں احباب میری صحت کے لئے دعا کریں اور خط وکتابت دفتر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کی معرفت فرماویں وہ میرے خطوط مجھے بھجوا دیتے ہیں-

ڈینٹل سرجن کی آمد

مورخہ 17 جون 2001ء کو مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب سابق چیف ڈینٹل سرجن سروسز ہسپتال لاہور فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ اور علاج کریں گے- ضرورت مند احباب بروقت ڈینٹل آؤٹ ڈور سے ریفر کروالیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نعت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

بشیر تو ہے، نذیر تو ہے
حبیبِ ربِ قدیر تو ہے
یہ چشم و دل کی حکایتیں ہیں
محبتوں کا سفیر تو ہے
سب اہلِ دانش یہ جانتے ہیں
ملیک وہ ہے، وزیر تو ہے
میں تیرے کوچے کا ہوں بھکاری
تو شہرِ دل کا امیر تو ہے
میں بے بسی میں مثال خود ہوں
تو رحمتوں میں کثیر تو ہے
ہیں اہلِ عالم حقیر سارے
تو دنیا بھر کا اثیر تو ہے
میں چشمِ دل سے یہ دیکھتا ہوں
کہ اک سراج منیر تو ہے
رؤف تو ہے، رحیم تو ہے
تو رحمتوں کی عبیر تو ہے
مجھے ڈرائے گا کیا زمانہ
کہ میرا میر و خطیر تو ہے
مجھے بھی شمعٔ روشنی دے
کہ سب سے روشن ضمیر تو ہے
ہوا نہ تجھ سا نہ ہو سکے گا
کہ آپ اپنی نظیر تو ہے

یعقوب امجد

قرارِ دادِ تعزیت محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب

از صدر انجمن احمدیہ پاکستان

صدر انجمن احمدیہ کا یہ ہنگامی اجلاس خادم سلسلہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی وفات پر اپنے گہرے دکھ اور دلی رنج کا اظہار کرتا ہے۔

محترم شیخ صاحب موصوف 9 مئی 2001ء کو واشنگٹن (امریکہ) میں بعمر 90 سال انتقال فرما گئے۔ آپ 1910ء میں شجاع آباد ضلع ملتان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد شیخ محمد دین صاحب مرحوم سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ نے 1907ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود کی بیعت کی توفیق پائی۔ اور 1918ء میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ چنانچہ شیخ مبارک احمد صاحب کی ابتدائی تعلیم و تربیت قادیان کے پاکیزہ ماحول میں ہوئی۔ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ متحدہ ہندوستان میں مختلف مقامات پر بطور مربی مقبول خدمات کی توفیق پاتے رہے۔

جلسہ سالانہ 1933ء کے موقع پر سیدنا حضرت مصلح موعود نے آپ کی مساعی کی تعریف فرمائی اور 1934ء میں حضور انور نے خود پہلے کشمیر اور پھر مشرقی افریقہ میں بطور مربی آپ کی تقرری فرمائی۔ وہاں آپ رئیس المربیان بھی رہے اور 28 سال کا لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں دینی خدمات بجا لاتے رہے۔ اسی دوران 1960ء میں امریکہ کے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم نے مشرقی افریقہ کے دورہ میں دین حق کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ آپ نے اسے قبولیت دعا کا چیلنج دیا کہ چند لاعلاج مریض لے کر میرے اور ڈاکٹر بلی گراہم کے درمیان تقسیم کر دیئے جائیں اور ہم دونوں ان کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کریں، جس فریق کی دعا سے مریض تندرست ہو جائیں اس کے مذہب کو درست تسلیم کیا جائے۔ ڈاکٹر بلی گراہم کے اس روحانی مقابلہ سے فرار کے نتیجہ میں دین کی فتح کے نقارے بجائے گئے اور احمدیت کا بھی خوب چرچا ہوا۔

مشرقی افریقہ میں جو سینکڑوں سعادت مند روحیں آپ کے ذریعہ احمدیت کی آغوش میں آئیں ان میں محترم عمری عبیدی صاحب (سابق وزیر انصاف تنزانیہ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

قیام مشرقی افریقہ کے دوران 1953ء میں آپ کو سواحیلی زبان میں قرآن شریف کا ترجمہ اور 1944ء میں کشتی نوح کے سواحیلی ترجمہ کی توفیق ملی۔ آپ نے وہاں بعض رسائل اور اخبارات بھی جاری کئے۔

1962ء میں مرکز سلسلہ واپس تشریف لائے۔ پر آپ پہلے نائب ناظر اصلاح وارشاد پھر ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن، سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن اور سیکرٹری حدیقۃ المبشرین کی کلیدی خدمات کی توفیق پاتے رہے۔ نیز مجلس افتاء کے بھی رکن رہے۔ سترہ سال تک مرکز سلسلہ میں خدمات کے بعد 1979ء میں آپ برطانیہ کے امیر و مشنری انچارج مقرر ہوئے۔ یہاں اپنے چار سالہ قیام میں 9 نئے مشن ہاؤسز قائم کرنے کی توفیق پائی۔

1983ء میں آپ امریکہ میں مشنری انچارج مقرر ہوئے اور ریٹائر ہونے تک سات سال میں 13 نئے مشن ہاؤسز اور 5 بیوت الذکر کی تعمیر کی توفیق پائی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کی خدمات کا سلسلہ تادم وفات جاری رہا۔ اس عرصہ میں آپ نے حدیث کی کتاب ریاض الصالحین کے علاوہ 50 احادیث اور ورڈ آف وزڈم کا سواحیلی ترجمہ شائع کروایا۔ اور معاندین احمدیت کے اعتراضات کے جواب لکھنے میں سرگرم عمل رہے۔ اور بالآخر 70 سال تک چار براعظموں میں انتہائی شاندار خدمات دینیہ بجا لانے والا یہ مجاہد احمدیت 9 مئی 2001ء کو اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گیا۔

محترم شیخ صاحب ایک بزرگ عالم دین، کامیاب مناظر اور ایک مخلص و فدائی خادم سلسلہ تھے جنہوں نے ایک طویل عمر میں پون صدی تک مقبول خدمات کی توفیق پائی۔

ہم جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ آپ کی وفات پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، مکرم شیخ صاحب کی بیوہ اور آپ کی بیٹیوں اور جملہ اہل خاندان سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ وہ محترم شیخ صاحب کو غریق رحمت فرمائے اور رضائے الٰہی کی جنتوں میں راضیۃ کا مقام آپ کو نصیب ہو۔ آمین

چوہدری ظہور احمد باجوہ
صدر۔ صدر انجمن احمدیہ (پاکستان) ربوہ

اگر میں سچا ہوں......

ہندوستان کے شہر کپورتھلہ کی احمدیہ بیت الذکر کے بارے میں جماعت احمدیہ کپورتھلہ اور غیر احمدیوں میں کوئی مقدمہ ہو گیا۔ اس وقت جس جج کے پاس یہ مقدمہ تھا وہ غیر احمدی اور سخت مخالف تھا۔ اس نے مقدمے میں مخالفت کا پہلو اختیار کیا۔ جماعت احمدیہ کپورتھلہ نے گھبرا کر حضور کو دعا کے لئے خطوط لکھے۔ حضور نے جواب میں لکھا کہ:-

"اگر میں سچا ہوں تو بیت الذکر تم کو مل جائے گی"

مگر جج کا رویہ ابھی تک مخالفانہ تھا۔ آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھا۔ مگر ابھی اس نے سنایا نہیں تھا۔ جس دن فیصلہ سنانا تھا اس دن صبح کے وقت جج تیار ہوا۔ اور اپنے نوکر کو بوٹ پہنانے کے لئے کہا اور خود ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اچانک نوکر کو کھٹ سے آواز آئی۔ اس نے اوپر دیکھا تو اس کا آقا کرسی پر اوندھا گرا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ لگایا تو پتہ چلا کہ مر گیا ہے یعنی اچانک اس کے دل کی حرکت بند ہو گئی اور مر گیا۔ اس وقت اس کی جگہ ایک ہندو جج مقرر ہوا جس نے پہلے جج کے لکھے ہوئے فیصلہ کو کاٹ کر احمدیوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

فرزانوں نے دنیا کے شہروں کو اجاڑا ہے
آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے

حضرت مسیح موعود کے چند وفا شعار دیوانوں کا تذکرہ

جنہوں نے اپنا تن من دھن اس راہ میں قربان کر دیا

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

مراق مالیخولیا دیوانگی پاگل پن ایک دماغی مرض کے مختلف مراحل اور اقسام ہیں ان کے علاج کے لئے مینٹل ہسپتال ہر ملک میں موجود ہیں۔ لیکن آج میں جس دیوانگی اور جس جنون کا ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ سراسر ایک مختلف جذبہ ہے۔ لیکن کئی اقدارِ مشترک بھی ہیں۔ ہر قسم کے دماغی عارضے میں جس کا کوئی نام رکھ لیں۔ نفع و نقصان اور کامیابی اور ناکامی بلکہ اپنے مقصود کو پالینے میں زندگی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ اور موت سے بھی کچھ خوف نہیں رہتا۔

اطباء اس مرض کی کئی فنی تقسیمیں کریں گے میں ایک مختلف جہت سے اللہ اور رسول کے دیوانے اور دنیا کے دیوانوں کی موٹی تقسیم کر کے آگے بڑھوں گا۔ اللہ اور رسول کا دیوانہ نعرہ لگاتا ہے۔ ع

اس راہ میں جان کی کیا پرواہ جاتی ہے اگر تو جانے دو

پھر اس قسم کے جنون میں اللہ کے سوا کسی بڑے سے بڑے کا خوف یا ڈر نہیں رہتا غیر اللہ کا خوف اللہ کے مجنون کے دل میں تو داخل نہیں ہو سکتا۔ خواہ وہ کوئی بادشاہ ہو خواہ کوئی وزیر اعظم خواہ کوئی سربراہ حکومت ہو۔ ان کے دل دنیاوی خوفوں سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ اور ہم و غم کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ ایسے دیوانوں کے ہاں حساب کتاب اور جمع تفریق اور نفع نقصان کے کوئی پیمانے ہی نہیں ہوتے۔ وہ جانتے ہیں کہ اس راہ پر چلنے سے مال و دولت کا بھی نقصان ہو گا۔ اولاد کا بھی ضیاع ممکن ہے۔ اپنی جان کو سخت خطرے پیش آئیں گے غرض کئی آفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر یہ اللہ کے دیوانے کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اور جو منزل مقصود متعین کر لیتے ہیں اسے پا لینے میں دیوانہ وار بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ ان کے راستے میں دیواریں کھڑی کی جاتی ہیں۔ کانٹے بچھائے جاتے ہیں۔ مگر وہ اپنی دھن میں مست کسی رکاوٹ سے رکتے نہیں۔ ثاقب بھائی انہیں کی حالت یوں بیان کرتے ہیں۔

دیوانے بھلا کب رکتے ہیں رستے میں کھڑی دیواروں سے
ہم ہنستے کھیلتے گزریں گے طوفانوں سے منجدھاروں سے

پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

انہیں کی راہ میں بچھایا کرتے خار اکثر زمانے والے
جو لوگ ہیں تپتے ریگزاروں میں لالہ و گل کھلانے والے

الغرض یہ دیوانگی اور یہ جنون ایک ایسا قابل تعریف جذبہ ہے جسے مامور زمانہ نے بھی مختلف مقامات پر تعریفی الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ مثلاً فرمایا کہ ع

اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

آج کی نشست میں چند ایک مجنونوں کے جنون کی وارداتوں کا ذکر کروں گا۔ مجنون بھی وہ جن کے قدموں میں جان نچھاور کرنا عین سعادت ہے۔ اور دیوانگی کے قصے بھی ایسے جن سے روح کو بالیدگی اور ایمان کو نور نصیب ہوتا ہے۔ اپنے محبوب کی راہ میں وہ ایسے فنا ہو جاتے ہیں کہ وہ نام نہاد ایمان کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے۔ اور اس کفر کو ترجیح دیتے ہیں۔ جو انہیں محبوب ازلی کا دیدار کرا دے۔ چنانچہ اپنا اور واعظ کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ کبھی یوں بھی کہہ دیتے ہیں۔

مجھ پہ اے واعظ نظر کی یار نے تجھ پر نہ کی
حیف اس ایماں پہ جس سے کفر بہتر لاکھ بار

وہ کشتی دین کو ساحل پر پہنچانے کی تمنا رکھتے ہیں۔ اور اس کے لئے بھی جنون کے ساتھ ساتھ اللہ قادر کے لطف و کرم کا ہی سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ کسی بنئے کا حسابی جمع خرچ اس طوفان سے نہیں نکالے گا بلکہ جو اس طوفان میں غرق ہونے کے لئے تیار نہیں وہ اللہ کے لطف و کرم کو جذب نہیں کر سکتا۔ اور اس کشتی کو پار نہیں لگا سکتا۔ اور برملا اس کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

مجھ کو دے اک فوق عادت اے خدا جوش و تپش
جس سے ہو جاؤں میں غم میں دیں کے اک دیوانہ وار

غرض یہ دیوانگی کا اک نشان ہے۔ مگر عاشقوں کے بغیر اسے کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ آج میں اس دیوانگی اور جذبہ جنون کے چند مناظر قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

رئیس الاطباء حضرت مولانا نور الدین مطب میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اپنے آقا کا دلی سے ایک تار ملتا ہے۔ کہ فوراً دہلی پہنچ جاویں۔ اب عقل کہتی ہے کہ گھر جاؤ کپڑوں کا جوڑا ساتھ لے لو۔ گھر والوں کو سفر پر جانے کا بتا دو سفر خرچ پلے باندھو اور فوراً روانہ ہو جاؤ۔ مگر جنون (عشق فراواں) میں تو کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے۔ فوراً اٹھے جوتے گھسیٹتے ہوئے پاؤں میں ڈالتے۔ چلتے چلتے پگڑی باندھتے جاتے ہیں۔ جیب میں ایک پیسہ نہیں۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا حضرت صاحب کا حکم ہے فوراً آؤ۔ بس میں چل پڑا ہوں لفظ فوراً کے معنوں کی لغات ہی بدل کر رکھ دی۔ اللہ پر توکل کامل ہے۔ بٹالہ پہنچتے ہیں۔ تو گاڑی کے چلنے میں کچھ تاخیر ہے۔ کوئی آدمی دوڑتا ہوا آیا۔ اور التجا کی کہ میری بیوی کو مہربانی فرما کر دیکھ لیں۔ فرمایا کہیں نہیں جا سکتا۔ کہ مجھے فوراً دہلی پہنچنے کا حکم ہے۔ اس نے عرض کیا کہ حضرت گاڑی جانے میں آدھ گھنٹے کی تاخیر ہے میرا گھر پاس ہی ہے 10,15 منٹ میں واپس آ جاتے ہیں اب اس کے دکھی دل اور اس کی دردمندانہ اور اضطرابی کیفیت نے ایک دوسرے جذبہ ایثار و جنوں کو ایک اور جہت سے کچوکا دیا اس کا اضطراب دیکھا نہ گیا۔ بیمار کو دیکھا الٹے پاؤں واپس آئے۔ تو اس شخص نے دہلی کا ٹکٹ اور کچھ رقم آپ کی جیب میں ڈالی۔ آقا حکم دے اور غلام کیسے اس کی تعمیل کرے یہ سبق کوئی "حضرت نور الدین" سے ہی سیکھے۔

اس واقعہ سے اخلاق عالیہ اور بلند پایہ اطاعت شعاری اور توکل علی اللہ کا ایک ایسا اسوہ ہمارے سامنے آتا ہے جس کی مثال کہیں قرون اولیٰ میں ہی ملے گی۔

1884ء میں ریاست کشمیر کے وزیر اعظم کے ذریعہ ایک اشتہار ہاتھ لگا۔ تو قادیان پہنچے چنانچہ اس وقت حضرت مسیح موعود سیڑھیوں سے اترے۔ تو فرماتے ہیں میں نے دیکھتے ہی دل میں کہا یہی میرزا ہے اور اس پر میں سارا ہی قربان ہو جاؤں۔

حضور نے فرمایا

امید ہے آپ جلد واپس آجاویں گے۔ حالانکہ میں ملازم تھا۔ اور بیعت وغیرہ کا سلسلہ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ پھر میں آگیا۔ اور ایسا آیا کہ یہیں کا ہو رہا۔ ایک بار حکم ہوا۔ بھیرہ کا خیال ہی ترک کر دیں۔ اور حضرت نور الدین فرماتے ہیں:

پھر اس کے بعد بھیرہ کا خیال دل میں کبھی بھول کر بھی نہ گزرا۔ دنیا میں عشق و وارفتگی کے کئی قصے سنے ہیں۔ مگر ایسا نہ کوئی محب دیکھا نہ کوئی محبوب نہ کوئی عاشق نہ کوئی معشوق۔ بلکہ یہاں تو جنوں نے یہ حال کر دیا تھا کہ عاشق معشوق بھی ہے اور معشوق عاشق بھی ہے من و تو کا فرق یکسر مٹ چکا ہے۔ سلطان القلم ہی اس حالت کو بیان کر سکتے ہیں فرمایا۔

"وہ ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے۔ جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے"

اس قسم کے جنون کا ایک لازمی اثر یہ ہوتا ہے کہ
ہر شے اپنے محبوب کے قدموں میں رکھ دیتے ہیں اور اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھنے میں ہی راحت محسوس کرتے ہیں اور پھر بھی یہ احساس رہتا ہے

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

سیدنا نور الدین کی حالت عشق و جنون کا نظارہ آپ کے اپنے الفاظ میں کیجئے۔

"خاکسار بالکل نابکار اور خاکساری کے ساتھ نہایت ہی شرمسار بحضور حضرت مسیح الزمان عرض پرداز اس خادم بااخلاص اور دلی مرید کا جو کچھ ہے تمامہ آپ ہی کا ہے۔

زن و فرزند و روپیہ آبرو و جان

میں نہیں جانتا کہ حضرت مولانا نور الدین نے کبھی شعر کہے۔ مگر عشق و جنون ہر ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے تاریخ بتاتی ہے کہ آپ نے 25 اشعار پر مشتمل آقا کی مدح میں عربی قصیدہ بھی لکھا۔

ادھر عاشق کا یہ حال تھا۔ ادھر معشوق بھی وہ جو قدر دانی اور مردم شناسی میں یکتا اور تنہا تھا فرماتے ہیں۔

"میں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اعلیٰ درجہ کا (سچا) دیا۔ جو راستباز اور جلیل القدر فاضل ہے۔ اور باریک بین اور نکتہ رس اللہ تعالیٰ کا مجاہدہ کرنیوالا اور کمال اخلاص سے اس کے لئے ایسی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنے والا کہ کوئی محب اس سے سبقت نہیں لے گیا"

گویا دونوں طرف تھی آگ برابر لگی ہوئی شمع پروانے کی محبت کے لئے روشن تھی۔ اور پروانہ شمع پر جان نچھاور کرنے کے لئے بیتاب تھا۔ مگر نہ یہ شمع بجھنے والی تھی نہ یہ پروانہ ختم ہونے والا بلکہ وہ دونوں آج بھی زندہ ہیں۔ اور قیامت تک زندہ ہی رہیں گے۔

عشق و وفا کی داستانوں سے تو ہماری تاریخ بھری پڑی ہے۔ میں چند کا ذکر ہی یہاں کر سکوں گا۔ اس سے میری غرض یہ ہے کہ ظاہر کروں کہ دیوانگی وہ انمول جذبہ ہے جو بڑی بڑی مہمات سر کر لیتا ہے۔ جب کہ فرزانگی اس کے مقابل میں پانی بھرتی نظر آتی ہے۔

مامورین من اللہ کو تو بطور خاص دیوانوں کی دیوانگی سے کام ہوتا ہے۔ ہر طرف سے طعن و تشنیع اور طنز و استہزا کے تیر سینوں پر لینا اور اف نہ کرنا یہ فرزانوں کا تو کام نہیں ہے۔ سچے عشق اور حقیقی لگن ہی کا نام دیوانگی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک چھوٹے سے شعر میں علم و معرفت کا گویا سمندر بند کر دیا ہے فرماتے ہیں۔

یہ دیوانگی عشق کا ہے نشان
نہ سمجھے کوئی اس کو جز عاشقان

لیکن فارسی کے ایک شعر میں تو کئی سربستہ راز چند لفظوں میں سمجھا دیئے۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ دیوانہ کیا کیا کرتا ہے۔ اور یہ بھی واضح فرما دیا کہ اس کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ کا کیا سلوک ہوتا ہے۔ چنانچہ فرمایا

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہاں راچہ کند

خدایا تو اپنے دیوانے کو دونوں جہاں کی نعمتیں ارزانی فرما دیتا ہے مگر تیرے ایک دیوانے نے دونوں جہانوں کی نعماء کو کیا کرنا ہے اسے تو تو چاہئے۔ اوپر میں نے ایک دیوانے کا مختصر ذکر کیا ہے میرے شعور کا بیان 1944ء سے شروع ہوا۔ جب میں حصول تعلیم کے لئے اس گمنام بستی میں گیا۔ جس میں ایک شخص ظاہر ہوا۔ جس کے ظاہر ہوتے ہی خزاں کا دور بہار

میں تبدیل ہو گیا اور عنایات یار سے باد نسیم کے جھونکے آنے لگے۔ ہاں وہی جس کے آنے کے ساتھ سارے وہ درخت جن میں زندگی کی کچھ بھی رمق باقی تھی وہ سب ہرے ہو گئے اور ان پر اس قدر پھل پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے وہاں لوگ دیکھے تو بدلے بدلے سے گویا زمینی ہیں ہی نہیں کوئی آسمانی مخلوق اتر آئی ہے۔

عبادت کے لئے گئے تو ایک ایک دیوانے کو اپنے محبوب سے رازونیاز کرتے دیکھا۔ تو محسوس کیا کہ یہ اس دنیا سے اٹھ کر کہیں اور جا بسے ہیں۔ ہم اپنی کم فہمی کے باعث سمجھ نہیں سکتے تھے کہ یہ دو رکعت نماز کتنے عرصے میں ختم ہو گی۔

مچھلی پانی میں تیرتی نہ کبھی تھکتی یا ہارتی ہے نہ یہ اپنے آسمانی آقا کے قدموں سے چمٹے ہوئے لقا کے آب حیات سے سیراب ہو کر اس کیفیت سے باہر نکلنے کا نام لیتے ہیں لقا اور فنا کی اصطلاحات اور (ان کے) پوشیدہ مفہوم کو اپنے عمل سے واضح کر رہے تھے۔

مگر یہ دیوانے تو اس ایک ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بے خود ہو چکے تھے۔ جس نے کہا تھا اور خدا شاہد ہے سچ کہا تھا۔ کہ ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمین کو کیا کریں پھر وہ اکیلا ہی فلک پر نہیں گیا اس نے جن کا ہاتھ تھاما انہوں نے بھی فلک پر ہی بسیرا کر لیا تھا۔ ان میں سے ایک "حضرت مولوی شیر علی" تھے رانجھا قوم مولد اور حماں ضلع سرگودھا۔

یاد رہے کہ رانجھا قوم ضلع سرگودھا کے پرانے بندوبستی ریکارڈ کے مطابق MAIN TRIBE ہے۔ یہ گویا اس ضلع کے اصل "چودھری" ہیں۔ انہیں ہم دیکھتے تھے کہ ہمیشہ صاف ستھرا لباس زیب تن کرتے سر پر سفید براق پگڑی ہوتی۔ دیوانگی ہو تو چودھراہٹ کیسی۔ یہ رانجھا قوم کا چودھری عید کے موقع پر باہر باغ کے میدان میں اپنے محبوب کے نعلین کی تلاش کر رہا ہے۔ اور خوشی سے جھوم رہا ہے کہ اسے مقصود ہاتھ آگیا۔ عید کے دن کی اجلی پگڑی کے شملے سے اپنے معشوق کے جوتوں کو صاف کر رہا ہے۔

وہ نمود سے ہمیشہ نفور رہا یہ کام بھی چوری چھپے کر رہا تھا مگر کسی کی نگاہ پڑ گئی تو تاریخ میں یہ بظاہر چھوٹا سا واقعہ آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہاتھ لگا۔ بھلا یہ کام کسی فرزانے کے کرنے کا ہے یہ دیوانے کا ہی کام تھا۔ اے دیوانے تیری بظاہر چھوٹی سی مجنونانہ حرکت نے کتاب عشق میں ایک زریں باب کا اضافہ کر دیا اے عاشق صادق تجھ پر سلام پھر اسی انیسویں صدی کے گریجوایٹ کو اپنے محبوب و معشوق کی وفات کے بعد بیت اقصیٰ کا ایک واقعہ یاد آتا ہے۔ کہ حضرت ممدوح ایک روز ایک ستون کے ساتھ سہارا سے کھڑے دیکھے تھے۔ وہیں یہ محب صادق اسی ستون کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا ہے اور آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو برس رہے ہیں۔ یہ کیا ماجرا تھا۔ بس معشوق کی یاد نے تڑپا دیا۔ سچ ہے عشق کے قوانین بھی نرالے ہیں اور اس کے تقاضے بھی انوکھے۔ تنہا عقل کی تو ان تک پہنچ ہی نہیں ہے۔

میں نے ان جاگتی آنکھوں سے وہ روشنی کا مینار چودہ صدیوں کے انتظار کے بعد آنیوالا معشوق تو نہیں دیکھا مگر عاشقوں کو کئی سال گزر جانے کے بعد بھی بسمل کی مانند تڑپتے دیکھا۔ اور یہ ایک دو یا چند یا دس بیس نہیں تھے۔ اس زمانے میں یہ آسمان کے ستاروں کی طرح گنے نہیں جاتے تھے۔ اور آسمان روحانیت پر انہوں نے کہکشاں کا سا سماں پیدا کر دیا تھا۔ اب ایک دیوانے کے اس واقعے کی بھلا کوئی عقلی دلیل یا توجیہہ ہو سکتی ہے؟

کسی کوچے سے مامور زمانہ کا ایک یہ دیوانہ گزر رہا ہے ایک کم فہم بڑھیا اپنی آتش غضب اور تعصب سے مغلوب ہو کر چھت پر چڑھ جاتی ہے اور اس پر کوڑا کرکٹ پھینکتی ہے بجائے وہاں سے تیزی سے آگے نکل جانے کے وہیں اس کے قدم رک جاتے ہیں "مائی ہور پا مائی ہور پا" کی صدائیں لگاتا ہے۔ وہ بڑھیا بھی حیرت میں ڈوب تو گئی ہو گی کہ اسے میری بدتمیزی سے دکھ تو نہیں سکھ پہنچا ہے؟

پھر اسی دیوانے کو بدبختوں نے زمین پر گرا لیا۔ اور اس کے منہ میں گوبر وغیرہ بھرنا شروع کر دیا۔ وہ فرزانہ ہوتا تو نہ جانے اس کا کیا حال ہوتا۔ چیختا چلاتا اور شاید ہاتھ جوڑتا کہ مجھے معاف کر دو۔ مگر دیوانگی کی حدیں تو وہاں سے شروع ہوتی ہیں جہاں عقل ہار کر رک جاتی ہے۔ جوں جوں گند اس کے منہ میں ڈالتے ہیں۔ وہ برابر کہتا جا رہا ہے۔

"اوئے برھانیاں ایہہ نعمتاں فیر کتھوں"
"اوئے برھانیاں تیرے ایڈے نصیب"

اے حضرت برھان الدین جہلمی تجھ پر سلام عشق الٰہی نے تو تیرے منہ کے ذائقے تک بدل ڈالے تھے اور تو صبر و استقلال کی چٹان نکلا گویا دونوں جہان کی نعمتیں اسے عطا ہو رہی تھیں ہاں ہاں یہ وہی نعمتیں تھیں جس کی بشارت اس کے پیشوا نے دی تھی۔

یہاں پہنچ کر مجھے پھر یہ خطرہ محسوس ہوا کہ میں نے جس دیوانگی کا ذکر چھیڑا ہے اسے کہیں حمق یا بیوقوفی سے گڈمڈ نہ کر دیا جائے۔

اول تو حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اس کی وضاحت کے لئے یہی کافی ہے۔ اسی فرمان نبوی کی تشریح میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ ایمان اور بے وقوفی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے دیوانگی کا منبع و مصدر عقل اور حکمت اور دانش ہے جو اللہ والوں کے لئے عطیہ خداوندی ہے۔ جو "ابوالحکم" کی محرومی کی وجہ سے اسے "ابوجہل" بنا گئی۔ مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دانش و فراست نے رسول اللہ سے کسی قسم کی دلیل سننا بھی گوارا نہ کیا اور فوراً امنا وصدقنا کہہ دیا اور وہ "صدیق" کے منصب پر سرفراز ہو گئے۔

یہ تو ایک جملہ معترضہ ہی تھا بات ہو رہی تھی۔ دیوانگی اور اس کے نتائج کی۔ ایک دیوانہ حسب حکم حضرت مولانا نورالدین خلیفہ اول جماعتی فرائض کی سرانجام دہی کے لئے لاہور میں مقیم ہے۔ اس کا بیٹا عمر تین سال نمونیہ میں مبتلا ہوا۔ اور اس کی حالت تشویشناک ہو گئی۔ اس کی اہلیہ نے بچشم اشکبار بچے کی مایوس کن حالت کے پیش نظر اپنے خاوند سے کہا۔ کہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب یا ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کو بلا کر فوراً دکھائیں۔ رات کا وقت ہے اور سخت سردی پڑ رہی ہے۔ ادھر بچے کا سانس اکھڑ رہا ہے وہ دیوانہ درگاہ الٰہی کیسے اتنی دور جائے اور پھر ڈاکٹر صاحبان کو ایسے وقت میں کیونکر تکلیف دے۔ اور وہ کیسے مریض کے پاس پہنچیں جب اہلیہ نے پھر اصرار کیا تو اس دیوانے کی زبانی ہی اگلی داستان سنئے۔

"میں نے کہا کہ اس وقت ایک ڈاکٹر ہیں۔ جو بیدار ہیں اور زیادہ قریب بھی ہیں ان سے عرض کرتا ہوں۔ انہوں نے مہربانی کی تو ممکن ہے بچے کو آرام آ جائے۔ میری بیوی نے پوچھا۔ وہ کون ڈاکٹر ہیں۔ میں نے کہا وہ اللہ تعالیٰ کی خیرالراحمین اور واہب الشفا ہستی ہیں۔ جو سب سے زیادہ قریب قادر مطلق اور ارحم الراحمین ہیں اور کن کے حکم سے بچے کو بچا سکتے ہیں"۔ اس کے بعد میں وضو کر کے جائے نماز پر کھڑا ہو گیا دسمبر کا مہینہ اور سخت سردی پڑ رہی تھی۔ بچے کی حالت نزع کی تھی...... میری روح جوش رقت سے گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر بار بار جھکنے لگی اور نہایت عجز و انکسار اور تضرع سے بارگاہ اقدس میں طالب شفا ہوئی۔

سلام پھیر کر نماز سے ابھی فارغ بھی نہ ہوا تھا کہ بچے کی حالت سنبھل گئی وہ چارپائی پر اٹھ کر بیٹھ گیا.... پھر کھیلتا کھیلتا تھوڑی دیر میں سو گیا جب صبح اٹھا تو بیماری کا نام و نشان نہ تھا۔

اس واقعہ سے اس نامور "دیوانے" کے قرب الٰہی اور توکل علی اللہ اور قبولیت دعا پر یقین کے جو راز کھلتے ہیں۔ وہ بھلا کسی تبصرے کے محتاج ہیں۔

عقل کی مانتے تو ڈاکٹروں کے گھروں کو ڈھونڈتے۔ ان کے پیچھے دوڑتے پھرتے۔ نہ معلوم آدمی رات کے وقت کوئی ڈاکٹر ملتا نہ ملتا۔ اور چونکہ بچہ قریب المرگ تھا۔ اس لئے دور کے ڈاکٹر کی تلاش بے سود تھی۔ وہی شفا بخش "طبیب ازلی" کام آیا۔ جو حبل ورید سے بھی قریب تر تھا۔ اور جس کے "کن" کہنے سے مرض رفع ہو گئی۔ اور صحت لوٹ آئی۔ مگر عام حالات میں وسائل سے کام لینے کا حکم ہے۔ اور تقدیر الٰہی کے ماتحت تدبیر کی راہ اختیار کرنا سنت نبویؐ ہے۔ اور تدبیر بھی ضروری ہے جو تقدیر الٰہی کی گویا ایک شاخ ہی ہے۔ مگر ایسے آڑے وقت میں جب کسی عادی وسیلے کے اختیار کرنے کی گنجائش ہی نہ ہو۔ صرف تقدیر کے در پر بھی دستک دینے سے ہی "فیکون" کا نظارہ وہ قادر کریم دکھا دیتا ہے۔ قرون اولیٰ میں بھی اور پھر گزشتہ 120 سالوں میں تقدیر الٰہی کے روح پرور نظارے تاریخ کے صفحات کی زینت بنے ہوئے ہیں۔ یہ شخص عشق الٰہی میں مست اور اسی مے کے جام پر جام لنڈھایا کرتا تھا۔ جس کے متعلق ہمارے اور اس کے آقا نے کہا تھا "وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی" "وہی مے" سے واضح اشارہ 1400 سالہ پرانی مے سے ہے اور اسی سے یہ بے خودی نصیب ہوتی ہے۔ جو سارے دنیاوی علائق کو چھوڑ کر اسی ایک در کے بھکاری بن جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں۔

ترے در کی گدائی سے بڑا ہے کون سا درجہ
مجھے تو بادشاہت بھی ملے تو میں نہ لوں ساقی
(المصلح الموعود)

یہ دیوانہ اپنی مثال آپ ہی تھا۔ وہ اپنا تعارف یوں کراتا ہے۔

میں ہاں غلام۔ رسول دی ذات دا
راجیکے پنڈ میرا ضلع گجرات دا

دیوانوں کی یہ فہرست جو میرے علم میں اور میری یادداشت میں محفوظ ہے۔ وہ بھی بہت طویل ہے میں ان اللہ والوں کے نہاں خانوں میں جو تلاطم برپا رہتا تھا۔ اس کو کیا جانوں اس کی حقیقت تو ان کا علیم و خبیر مالک ہی جانتا ہے ہم تو جب کہیں جام چھلک پڑتا تو تو اس کے چھینٹے ہی دیکھ پائے۔ ورنہ وہ اپنے دل کی حالت ظاہر ہی کب کرتے تھے۔ 1903ء کا ذکر ہے ایک شخص جو دور افتادہ کوردیہہ کا رہنے والا ہے معمولی پڑھا لکھا اس کے دادا نے جو حدیث شریف کے عالم تھے۔ 1897ء میں کسوف و خسوف کے علامات ظاہر ہونے پر حضرت رسول عربیؐ کی پیشگوئی کا ذکر کیا تھا۔ جو اس نوعمر لڑکے نے سنا ہوا تھا۔ 1903ء میں اسے کسی طرح اطلاع ملی۔ اپنے والد سے سفر کی اجازت مانگی۔ اور کچھ زاد راہ بھی۔ مگر والد نے جو بڑے سخت گیر اور بارعب زمیندار ہونے کے علاوہ عالم دین اور حافظ قرآن تھے۔ ایک سجادہ نشین کا نام لے کر ان کی بیعت کرنے کا حکم دیا۔ یہ چپ رہے پیدل چلتے چلتے ایک ریلوے سٹیشن جس کا نام "مومن" ہے وہاں سے ریل میں سوار ہو کر لاہور اور امرتسر اور بٹالہ پہنچ کر پاپیادہ اپنے شہر تمنا جا پہنچے۔ ایمان کے اس متلاشی کے سفر کا آغاز بھی ریلوے سٹیشن "مومن" سے ہوا یہ بھی ایک روح پرور اتفاق ہے اور نیک فال بھی۔

اور یہ خوش نصیب مسافر میاں عبدالعزیز تھا جو اپنے مقصد کو پا گیا۔ نور بصیرت نے راہ نمائی کی۔ ہاتھ میں ہاتھ کیا دیا کہ اپنا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ بتاتے تھے عقل نے گمراہ کرنے کی دلیلیں دیں۔ والد صاحب نمبردار ہیں۔ بڑی وسیع جائیداد کے مالک ہیں۔ ان کی حکم عدولی کر رہا ہوں گھر سے نکال دیں گے۔ جائیداد سے عاق کر دیں گے۔ بڑے سخت گیر ہیں۔ ہنر مجھے کوئی نہیں آتا کیا کروں گا۔ مگر دیوانگی غالب آئی عقل کی نہ مانی اور وہی کیا جو کسی نے کہا ہے۔

عقل کی سنئے دل کا کہا کیجئے

کسی شے کی پرواہ نہیں واپس آئے کچھ چھپایا نہیں۔ اعلان عام اور اس پر والد کی سخت برہمی گاؤں میں پہلا نوجوان جس نے یہ "جسارت" کی تھی۔ بائیکاٹ کر دیا اپنوں نے بھی اور غیروں نے بھی۔ مگر ایسے شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا۔ کہ جس کی روحانیت کی رو بجلی کے کرنٹ کی طرح جسم و جان میں سرایت کر چکی تھی۔ جس نے ہر قسم کے درد والم

باقی صفحہ 6 پر

تمباکو نوشی - ایک خطرناک عادت

تمباکو کا استعمال ہماری صحت اور ملک کی معاشی حالت خراب کرتا چلا جا رہا ہے

ڈاکٹر محمد عامر خان صاحب

خبردار! تمباکو نوشی صحت کے لئے مضر ہے
(وزارت صحت)!

یہ فقرہ چند روز قبل میرے ذہن میں گونجا جب میں ہسپتال کی کنٹین میں چائے پینے کے لئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس خیال کا محرک میرے سامنے بیٹھے ہوئے ایک صاحب تھے جو اپنے تین چھوٹے چھوٹے بچوں کو کچھ کھلا کر فارغ ہوئے تھے اور خود ایک سگریٹ سلگا کر منہ میں ڈال رہے تھے اور چھوٹے چھوٹے بچے حیرت سے انہیں دیکھ رہے تھے جن پر سگریٹ کا دھواں ان کے والد صاحب پھینک رہے تھے۔ حیرت ہے کہ یہ فقرہ ان صاحب کے ذہن میں کیوں نہیں گونجا؟ اور وہ بدستور اپنے ساتھ اپنے بچوں کو Passive Smoking کروانے میں مصروف رہے۔

آج کے دور کا ایک بہت بڑا اور اہم مسئلہ فضائی آلودگی ہے۔ سگریٹ کا دھواں بھی فضا کو آلودہ کرنے والی زہروں میں سے ایک زہر ہے۔ اور جدید تحقیقات کے مطابق یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ تمباکو کا دھواں فضا کو زہر آلودہ کرنے کے ساتھ ساتھ بہت سی بیماریاں بھی پیدا کرتا ہے۔ تمباکو کے دھوئیں میں جو مضر صحت اور خطرناک اجزاء پائے جاتے ہیں ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

1- تار (TAR)
2- Polycyclic Aromatic Hydrocarbons
(پولی ایرومیٹک ہائیڈرو کاربن)
3- بینزوپائیرین (BENZOPYRINE)
4- نائٹروسامین (NITROSAMINE)

مندرجہ بالا تمام اجزاء سرطان پھیلانے والے یعنی CARCINOGENIC ثابت ہو چکے ہیں۔

5- نکوٹین (NICOTINE)
6- فینول (PHENOL)

یہ دونوں اجزاء بھی (TUMOR PROMOTION) کا باعث بنتے ہیں

7- فارملڈی ہائیڈ (FORMALDEHYDE)
8- آکسائیڈز آف نائٹروجن
(OXIDES OF NITROGEN)

مندرجہ بالا دو اجزاء ایسے ہیں جو پھیپھڑوں میں موجود سانس کی نالیوں میں موجود نہایت اہم خلیات (CILIATED CELLS) کے لئے زہر قاتل ہیں۔

9- کاربن مونو آکسائیڈ (CO)

یہ ایسا زہر ہے جو آکسیجن کی نقل و حمل اور استعمال میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور انسانی صحت پر برے اثرات مرتب کرتا ہے۔

مندرجہ بالا مضر صحت اجزاء کے علاوہ بھی کئی دوسرے مضر اجزاء سگریٹ کے دھوئیں میں پائے جاتے ہیں۔ لہذا تمباکو کا استعمال اپنے ساتھ بیماری ہی بیماری لئے ہوئے ہے۔

تمباکو نوشی اور متعلقہ بیماریاں

جن بیماریوں کا واضح تعلق تمباکو نوشی سے ثابت ہو چکا ہے ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

تکلیف دہ کھانسی

(CHRONIC BRONCHITIS)

یہ پھیپھڑوں (LUNGS) کی ایسی بیماری ہے جس میں مریض تکلیف دہ اور مستقل بلغمی کھانسی کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کی ایک بہت بڑی وجہ تمباکو نوشی ہے۔ اس بیماری میں مریض کا معیار زندگی بری طرح متاثر ہوتا ہے۔

پھیپھڑوں کی خطرناک بیماری

(EMPHYSEMA)

اس بیماری میں پھیپھڑوں LUNGS (Lungs) میں موجود باریک نالیوں کی دیواریں بری طرح متاثر ہوتی ہیں اور ہوا کی تھیلیاں (ALVEOLI) مستقل طور پر پھول جاتی ہیں اور ان کی لچک ختم ہو جاتی ہے جو لوگ تمباکو نوشی کرتے ہیں ان کے خون کے سفید خلیے NEUTROPHILS اور (MACROPHAGES) ہوا کی تھیلیوں ALVEOLI میں پہنچ جاتے ہیں اور وہاں خاص قسم کے ENZYMES خارج کرتے ہیں۔ جنہیں ELASTASES کہتے ہیں۔ یہ کیمیکلز پھیپھڑوں کی باریک نالیوں اور ہوا کی تھیلیوں پر نہایت مضر اثر ڈالتے ہیں ان کی لچک ختم ہو جاتی ہے۔ اور پھیپھڑے بری طرح متاثر ہوتے ہیں یہ بیماری سب سے زیادہ تمباکو نوشی کرنے والے افراد میں پائی جاتی ہے۔

پھیپھڑوں کا سرطان

(LUNGS CANCER)

پھیپھڑوں کا سرطان تمباکو نوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں سے سب سے خطرناک مرض ہے۔ 80% سے زائد (LUNGSCANCER) ان افراد میں ہوتے ہیں جو تمباکو نوشی کے عادی ہوتے ہیں۔ جتنی زیادہ کوئی شخص تمباکو نوشی کرتا ہے اور جتنے زیادہ عرصے کے لئے کرتا ہے اتنے ہی زیادہ امکانات پھیپھڑوں کے سرطان کے بڑھتے جاتے ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ PASSIVE SMOKING بھی اس سرطان کی شرح کو بڑھاتی ہے۔

تحقیقات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ تمباکو کا دھواں سانس کی نالیوں کی اندرونی جھلی (MUCOSA) میں خطرناک تبدیلیاں پیدا کرتا ہے جو بالآخر سرطان پر بھی منتج ہو سکتی ہیں۔ اس بیماری کا علاج ابھی تک دریافت نہیں ہو سکا۔

دل کا حملہ

(MYOCARDIAL INFARCTION)

یہ بیماری یعنی دل کا حملہ بھی تمباکو نوشی کرنے والے افراد میں زیادہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس خطرناک بیماری سے بچاؤ کے لئے تمباکو نوشی کرنے سے مریض کو منع کر دیا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بیماری عام ہے اور سگریٹ اس کی ایک بڑی وجہ ہے۔

ان بیماریوں کے علاوہ جن دیگر بیماریوں سے تمباکو نوشی کا تعلق ثابت ہو چکا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- سٹروک (STROKE)
2- منہ کا سرطان (ORAL CAVITY)
3- لیرنکس کا سرطان (CA .LARYNX)
4- غذا کی نالی کا سرطان (CA . ESOPHAGUS)
5- لبلبے کا سرطان (CA. PANCREAS)
6- مثانے کا سرطان (CA .BLADDER)
7- معدے کا السر (PEPTIC .ULCER)

یہ بات بھی ثابت ہو چکی ہے کہ جو مائیں دوران حمل تمباکو نوشی کرتی ہیں۔ اس کے مضر اثرات پیدا ہونے والے بچے پر بھی ہوتے ہیں اور ان کی نشوونما بری طرح متاثر ہوتی ہے جسے (GROWTH RETARDATION) کہتے ہیں۔

وہ افراد جو خود تو تمباکو نوشی نہیں کرتے لیکن بدقسمتی سے ایسے کمرے، گھر یا ایسے ماحول میں رہتے ہیں جہاں دوسرے افراد تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ اور نہ چاہتے ہوئے بھی انہیں تمباکو کا دھواں اپنے اندر لے جانا پڑتا ہے۔ یہ دھواں یقینی طور پر انہیں بھی نقصان پہنچاتا ہے۔ اور دیکھا گیا ہے کہ ایسے افراد میں پھیپھڑوں کی طاقت اور کارکردگی (PULMONARY FUNCTION) کم ہو جاتی ہے۔ ایسے بچوں میں سانس کی بیماریاں زیادہ ہوتی ہیں جو اس ماحول کا حصہ ہوتے ہیں جہاں تمباکو نوشی کی جاتی ہے۔

سگریٹ نوشی کیوں؟

کوئی بھی عقلمند انسان کسی کام کو شروع کرنے سے پہلے اس کے فوائد و نقصانات کا جائزہ ضرور لیتا ہے لیکن تمباکو نوشی کے معاملے میں یہ اہم بات بھلا دی جاتی ہے۔ عوام الناس اچھی طرح جانتے ہیں کہ تمباکو نوشی کے نقصانات تو بہت سے ثابت ہو چکے ہیں لیکن کوئی ایک بھی فائدہ ثابت شدہ نہیں۔ حتیٰ کہ ہر سگریٹ کی ڈبی پر وزارت صحت کی یہ وارننگ درج ہوتی ہے کہ خبردار! تمباکو نوشی صحت کے لئے مضر ہے۔ یہ دنیا کی واحد فروخت ہونے والی شے (PRODUCT) ہے جس پر اس کا کوئی فائدہ تحریر نہیں بلکہ الٹا اسے استعمال کرنے کے نقصان کا اعتراف کیا گیا ہے۔ حیرت ہے کہ اتنی واضح ہدایت کو ہم کلیتاً نظرانداز کر دیتے ہیں۔

اگر باریک نظر سے ہم تمباکو کے لفظ پر غور کریں تو اس لفظ میں بھی اس کے استعمال کی ممانعت کی ہدایت چھپی ہوئی ہے یعنی

(ت) تم
(م) مت
(ب) بنو
(ا) استعمال
(ک) کرنے
(و) والے

حیرت ہے کہ چیز خود کہہ رہی ہے کہ مجھے استعمال مت کریں اور ہم ہیں کہ استعمال کرتے ہی جا رہے ہیں اور کرتے ہی جا رہے ہیں!

سگریٹ نوشی کا معاشی پہلو

اگر غور سے دیکھا جائے تو خصوصاً ہم جس ملک میں رہ رہے ہیں اس کی حالت معاشی لحاظ سے نہایت ابتر ہے۔ اصولی طور پر تو ہم بحیثیت قوم سگریٹ نوشی کو (AFFORD) ہی نہیں کر سکتے۔ یعنی

باقی صفحہ 6 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 33413 میں جویریہ قریشی زوجہ سلیم احمد صابر قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے بتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور حال جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 20-9-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/10000 روپے۔ اور زیورات طلائی وزنی 9 تولہ مالیتی -/DM 2500 اس وقت مجھے مبلغ -/DM200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری وصیت سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ جویریہ قریشی باغبانپورہ لاہور حال جرمنی گواہ شد نمبر 1 سلیم احمد صابر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 انور خان ولد علی محمد جرمنی

مسل نمبر 33414 میں Mrs. Ade Buduwati زوجہ مکرم Dede ظفر اللہ صاحب قوم..... پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت 1974ء ساکن جاوہ برات انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-10-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کُل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان برقبہ 121 مربع میٹر واقع ٹاسک ملایا انڈونیشیا اور فرنیچر دونوں کی موجودہ قیمت ساڑھے سولہ ملین روپے جس میں میرا حصہ 1/2 ہے۔ یعنی میرے حصہ کی قیمت -/8250000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/600000 روپے۔ 4۔ زمین برقبہ 294 مربع میٹر مالیتی -/4200000 روپے۔ 5۔ زیورات مالیتی -/600000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/1365000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/750000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Ade Budiwati جاوہ برات انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 Nana Nasyir Ahmad B.sc ٹاسک ملایا انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 ہدایت احمدی ٹاسک ملایا انڈونیشیا

مسل نمبر 33415 میں آصفہ این سہیل زوجہ شاہد این سہیل پیشہ Seamstress عمر 35 سال بیعت .... ساکن U.S.A بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 22-2-2000 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ سوائے حق مہر -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 یو ایس ڈالر ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ آصفہ این سہیل U.S.A گواہ شد نمبر 1 ساجد مقصود U.S.A گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد U.S.A

مسل نمبر 33416 I. Mrs. Al Haj Hermina gk W/O Dr. H. Iding Kusnadi پیشہ تجارت عمر 49 سال بیعت 1971ء ساکن جاکرتا سلطان انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-9-1997 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان مع زمین واقع انڈونیشیا مالیتی -/90000000 روپے۔ 2۔ مکان مع زمین واقع انڈونیشیا مالیتی -/135000000 روپے۔ 3۔ زمین واقع انڈونیشیا مالیتی -/225000000 روپے۔ 4۔ کار ماڈل 94ء مالیتی -/12500000 روپے۔ 5۔ کار ماڈل 95ء مالیتی -/8500000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی -/471000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500000 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ Al-Haj Hermina Ik انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 محمد Bakrie انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2 آر Adang حمید انڈونیشیا

بقیہ صفحہ 4

اور نفع نقصان سے بے پرواہ کر دیا تھا۔ اور وارفتگی کا اور ہی عالم تھا۔ ایسی ایک متاع بے بہا ہاتھ لگ چکی تھی۔ جس کے مقابل دنیا کی جائیدادوں اور آسائشوں سے محرومی کا خوف دل کے قریب بھی نہیں پھٹک سکا۔ ایسے ہی دیوانوں کے متعلق حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا۔

تعریف کے قابل ہیں یا رب تیرے دیوانے
ہزاروں سال سے مدفون خزانے پر جس کے

ہاتھ پہنچ گئے اسے اس دنیا کی جائیدادوں سے محرومی کا بھلا کیا غم ہوتا 1926ء میں مجھے اس دیوانے سے یہ نعمت ورثے میں ملی۔ ایسا شخص جو ان حالات میں سختیاں جھیل کر 1903ء میں اس ساقی کے ہاتھوں جام مے پی کر مست ہو گیا تھا۔ اسے میں جذبہ ممنونیت سے مغلوب ہو کر "سلطان" کہتا ہوں۔ یہ مجھے احساس ہے کہ "پدرم سلطان بود" طعن وطنز کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مگر قارئین کرام انصاف کریں۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے اور باوجود اپنوں اور پرائیوں کے ہاتھوں نشانہ ستم بننے کے اللہ کی دی ہوئی توفیق اور راہ نمائی سے چٹان بن کر جوڑتا رہا اس کا ایمان وایقان کبھی متزلزل نہ ہوا اس عالی ظرف دیوانے کو میں "سلطان" کیوں نہ کہوں ہاں اس کا جانشین ہونا تبھی میرے کام آئے گا جب پوری استطاعت اور عزم کے ساتھ اس کے نقش قدم پر چلتا رہوں اللہ اس کی توفیق اپنے فضل سے بخشے۔

یہ دیوانہ قریہ بہ قریہ گھوڑے پر سوار ہو کر گھومتا پھرتا تھا۔ اور دعوت الی اللہ کا جنون اس کے سر پر ایسا سوار تھا کہ اسے سر پیر کا ہوش ہی نہیں رہتا تھا۔ مگر اس نے اس مقدس ہاتھ میں اپنا ہاتھ کیا دیا کہ گویا علم وحکمت کے در اس کے لئے وا ہو گئے۔ پھر اس جنون کا ایک بہت بڑا تقاضا غیرت ایمانی بھی ہے جس سے وہ سرشار رہتا تھا۔ ایک بدنصیب رئیس نے اس کے راہ نما اور پیشوا کے حق میں بغیر کسی قسم کے اشتعال کے سخت بدزبانی کی اس کا شیشہ دل ٹوٹ گیا جوں جوں منع کرتا وہ گندہ دھنی میں بڑھتا ہی گیا آخر اس کے ہاں سے زخمی دل لے کر نکل گئے اپنے غیر احمدی عزیزوں کے ہاں چلے گئے مگر اس غیرتمند دیوانے کے دل پر بہت گہرا اور کاری زخم آچکا تھا ساری رات نہ کچھ کھایا نہ پیا۔ اور اس "اشعث واغبر" کے منہ سے بے اختیاری میں ایسی بات نکلی جو اسی کے کہنے کے عین مطابق اس بدتمیز انسان کی ساتویں ہی دن ایسی ہلاکت پر منتج ہوئی جو دردناک بھی تھی اور قہر الٰہی کا تابندہ نشان بن گئی اور اس نشان عبرت کے گواہ اسی قصبے کے غیر از جماعت لوگ ابھی موجود ہیں۔

آج ہم جو کچھ ہیں اس بزرگ رفیق کی دعاؤں اور تربیت اور روحانی ورثے کے صدقے ہیں اور ہمیں خود تو عقل ودانش کا دعویٰ ہی نہیں ہے۔

اپنے اسلاف کے کارناموں اور ان کے ایثار وجنون کا تصور کر کے بھی بحر ندامت میں ڈوب جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان دیوانوں اور ان کے پیشوا اور مقتدا کے طفیل (جن میں سے بعض کا ذکر اوپر بطور مشتے نمونہ از خروارے کیا ہے) ہمیں بھی اپنی رضوان کی راہوں پر چلنے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 5

روٹی کپڑا مکان جو انسان کی بنیادی ضروریات ہیں وہ بھی ہر ایک کو میسر نہیں تو ملکی معاشیات تمباکو کے استعمال کی اجازت کس طرح دے سکتی ہے؟ اگر ہم قوم کے معاشی نقطہ نظر سے ہی سوچیں تو یہ عادت ترک کر سکتے ہیں۔ دوسرے تمباکو نوشی سے ہونے والا صحت کا نقصان ہماری اور ہمارے ملک کی معاشی حالت کو مزید کمزور کرتا جا رہا ہے۔ اور یہ سائیکل (CYCLE) چلتا ہی جا رہا ہے۔

یہ مجھے پی رہا ہے

اس ضمن میں مجھے ایک واقعہ یاد آ رہا ہے زمانہ طالب علمی میں میں نے میڈیکل کالج کے ایک کلاس فیلو کو کالج کے اندر سگریٹ پیتے ہوئے دیکھا تو کہا "بھئی سگریٹ پی رہے ہو"!

اس کا جواب عجیب تھا۔ اس نے کہا۔

"میں سگریٹ نہیں پی رہا۔ یہ مجھے پی رہا ہے"

بظاہر سادہ سا یہ فقرہ ہم سب کو دعوت فکر دیتا ہے اور یہ بھی کہ اس آدمی کو جس نے یہ فقرہ کہا اسے کیا خطاب دیا جائے۔

دانا یا نادان یا شاید عقلمند بے وقوف!

آپ بھی سوچئے۔ لیکن سگریٹ نوشی چھوڑ کر۔

بکن فارسی میں بکم' پنجابی میں توت بوٹی' ہندی میں جل پیپل' انگریزی میں اسے (Lippia Nodiflora) کہتے ہیں۔

یہ ایک ہندی چھتہ دار بوٹی ہے جس کی شاخیں باریک' پتے چھوٹے اور لمبے کسی قدر نوکدار ہوتے ہیں' اس کا پھول چھوٹا اور گول ہوتا ہے۔ اور شاخ کی ہر ایک گرہ پر نکلتا ہے۔ پھول اودے یا کاسنی ہوتے ہیں۔ ذائقہ کسیلا اور تلخ ہوتا ہے۔

بید مشک فارسی میں گربہ بید' عربی میں خلاف بلخی اور انگریزی میں (Sallow) کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سبز' ذائقہ اور بو تیز ہوتی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

✪ محترم چوہدری لطیف احمد کاہلوں صاحب ناظم تشخیص جائیداد صدر انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم شاہد محمود کاہلوں صاحب مربی سلسلہ بیلارس اور عزیزہ امتہ الباسط بینا صدر لجنہ بیلارس کو 30-اپریل 2001ء بروز سوموار بیلارس میں بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت سامعہ شاہد نام عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری عبدالمنان صاحب دارالصدر غربی کی نواسی اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال سابق ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی پڑنواسی اور چوہدری قائم الدین صاحب کاہلوں کی پڑپوتی ہے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت وسلامتی والی بابرکت لمبی زندگی سے نوازے آمین۔

✪ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد شاہد صاحب ہمبرگ جرمنی کو مورخہ 31 مئی 2001ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ اس کا نام ثناء مباک تجویز ہوا ہے نومولودہ مکرم محمد اسماعیل اسلم صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کی پوتی اور مکرم مختار احمد صاحب سنوری ہمبرگ جرمنی کی نواسی ہے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ بچی کو باعمر۔ سعادت منداور خادمہ دین بنائے۔

درخواست دعا

✪ مکرم کرامت احمد گھمن صاحب زعیم خدام الاحمدیہ ڈیفنس لاہور کے والد محترم چوہدری بشارت احمد گھمن صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ کا بائی پاس اپریشن 12-6-2001 کو راولپنڈی ملٹری ہسپتال میں ہوگا اپریشن کی کامیابی اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

✪ مکرم نعیم جابر سون صاحب مربی سلسلہ کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ تہمینہ کنول بنت ادریس احمد سون باٹاپور لاہور۔ سابق محاسب ضلع لاہور کا پاؤں سائیکل میں آکر شدید زخمی ہوگیا تھا۔ بعدازاں ڈاکٹر نے ٹانکے لگا کر مرہم پٹی کردی تھی۔ ایک ماہ گزرنے پر بھی تاحال پاؤں پوری طرح شفایاب نہیں ہوسکا۔ عزیزہ وقف نو میں شامل ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزہ کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

✪ مکرم عبدالسمیع خان صاحب محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ بعارضہ قلب۔ شوگر شدید بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال کے I.C.U وارڈ میں داخل ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

✪ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب دارالفضل ربوہ کے پوتے مکرم عمر وجاہت شوکت صاحب حال کینیڈا کو عرصہ ایک ماہ سے پیٹ میں پھوڑا نکلنے کی تکلیف تھی اب ٹانگ میں بھی انفیکشن ہوگیا ہے۔ مختلف ٹیسٹ ہورہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

نکاح

✪ عزیزہ طیبہ بشیر بنت مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب سابق امیر ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم بابر عمران باجوہ صاحب ابن مکرم عطاء اللہ صاحب باجوہ حال مقیم جرمنی مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 2 مئی 2001ء مبلغ پچاس ہزار جرمن مارک حق مہر پر بیت المبارک ربوہ میں پڑھا احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

اعلان داخلہ

آرمی میڈیکل کالج راولپنڈی نے ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس میں داخلوں کا اعلان کردیا ہے۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آرمی میں 13 سال کے لئے سروکرنا پڑے گا۔ اور بطور کیپٹن کمیشن دیا جائے گا خواہش مند امیدوار سے درخواست ہے کہ وہ 25 جون تا 25 جولائی تک اپنی رجسٹریشن قریبی سلیکشن سنٹر میں کروالیں۔ ٹیسٹ 9 ستمبر کو ہوگا مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 30 مئی اور جنگ 31 مئی 2001ء

اعلان داخلہ

✪ (1) FASt نیشنل یونیورسٹی آف کمپیوٹر اینڈ ایمرجنگ سائنسز نے ایم ایس کمپیوٹر سائنس اور ایم ایس سافٹ ویئر پراجیکٹ مینجمنٹ میں داخلوں کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست فارم 17 جولائی تک جمع کروائے جاسکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 3/6/200 اور جنگ 4/6/200 دیکھئے

(2) آغا خان یونیورسٹی کراچی نے Ph. D ہیلتھ سائنسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم 16 جولائی تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان/جنگ 3/6/2001

(3) Szabist (شہید ذوالفقار علی بھٹو انسٹیٹوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (اسلام آباد کیمپس نے BBA(It) ‘BBA(Hons)‘Bcs(Hons) ‘MBA‘Mcs ‘MBA(It) میں داخلوں کا اعلان کردیا ہے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 14 جولائی ہے۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 3 جون 2001ء

(4) عثمان انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی ہمدرد یونیورسٹی کراچی نے ماسٹر آف کمپیوٹر سائنس اور بیچلرز آف کمپیوٹر سائنس میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 3 جون 2001ء

(نظارت تعلیم)

خبریں

ربوہ: 6- جون گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 26 زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 7 جون- غروب آفتاب: 7-14
جمعہ 8 جون- طلوع فجر : 3-20
جمعہ 8 جون- طلوع آفتاب: 5-00

علماء غیر ذمہ دارانہ بیانات سے گریز کریں

چیف ایگزیکٹو نے علماء پر زور دیا کہ غیر ذمہ دارانہ بیانات سے گریز کیا جائے اور مذہب کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہ کریں۔ انہوں نے علماء پر زور دیا کہ وہ فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنے میں اپنا اہم کردار ادا کریں۔ تاکہ تمام تر توجہ معاشی ترقی کی طرف دی جاسکے۔

اگلے مالی سال سے ٹیکس کا نیا نظام

وزیر خزانہ نے کہا ہے کہ حکومت آئندہ مالی سال سے ملک میں ٹیکس کا نیا نظام نافذ کرے گی۔ جو انتہائی آسان اور خود تشخیصی نظام کی بنیاد پر ہوگا۔ انہوں نے کہا اکاؤنٹنگ کے نظام کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم مالیاتی نظام‘ مالی شفافیت‘ احتساب اور معلومات تک رسائی کے مجموعی معیار بہتر بنانے کے لئے کلیدی اقدامات کررہے ہیں۔

پاکستان سمیت 22- اسلامی ممالک جہادی تنظیموں پر پابندی لگائیں

امریکہ نے سی آئی اے کی مارچ 2001ء کے بعد پیش ہونے والی رپورٹ کے بعد 22- اسلامی ممالک اور دو غیر اسلامی ملکوں کے سربراہان کو جہادی تنظیموں پر پابندی لگانے کے لئے خطوط ارسال کر دیئے ہیں۔ سی آئی اے نے اپنی حکومت کو ان تحریکوں کے بارے میں امریکا کے خلاف پلان اور نئے اہداف کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں۔

مذاکرات کی ہمیشہ حوصلہ افزائی کی ہے

امریکہ نے کہا ہے کہ اس نے ہمیشہ پاک بھارت مذاکرات کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ترجمان رچرڈ باؤچر نے اپنی روزانہ بریفنگ میں پاک بھارت امن مذاکرات پر تبصرے کی دعوت پر کہا کہ ہم ہمیشہ اس کی حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔

میلادالنبیؐ کے جلوس پر فائرنگ

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے میلادالنبیؐ کے جلوس کو منتشر کرنے کے لئے طاقت کا زبردست استعمال کیا اور حریت کانفرنس کے رہنماؤں سمیت 100- افراد کو گرفتار کر لیا۔ اس کے علاوہ فوج کے تشدد سے 50 افراد زخمی ہو گئے۔

نیپالی اپوزیشن لیڈر نے لاتعلقی کا اعلان کردیا

نیپال کے دارالحکومت میں دوبارہ کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ شاہی خاندان کے قتل کے خلاف مظاہروں میں دو افراد کی ہلاکت کے بعد کرفیو نافذ کیا گیا۔ شاہی محل کے باہر فوج تعینات ہے۔ نیپال کی حزب اختلاف کے کمیونسٹ پارٹی لیڈر مادھو کمار نے شاہی خاندان کے قتل کے واقعہ کی تحقیقات کرنے والی کمیٹی سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے۔ کمیٹی کو تین دن کے لئے رپورٹ پیش کرنے کا کہا گیا تھا۔

چین کے سکول میں آتشزدگی 13- بچے ہلاک

جنوب مشرقی چین میں واقع صوبے جیانگ ژی کے ایک سکول میں آگ لگنے سے 13 کمسن بچے ہلاک ہو گئے ان کی عمریں تین سے چار سال کے درمیان تھیں۔ آگ سکول کے کمروں میں لگی بچے دم گھٹنے سے چل بسے۔ یاد رہے اسی صوبے میں مارچ میں دھماکے سے 40 سے زائد بچے ہلاک ہو گئے تھے۔

نیپال کے نئے بادشاہ بھی دم توڑ گئے

نیپال کے نئے شاہ دیپندر دو دن ہسپتال میں بے ہوش رہنے کے بعد دم توڑ گئے۔ جس کے بعد سٹیٹ کونسل نے قائمقام بادشاہ گائندرابی وکرم شاریو کی بادشاہت کا اعلان کر دیا۔ جو کہ نیپال کے دو دن میں بننے والے دوسرے بادشاہ ہیں۔

نظام زکوٰۃ کو زیادہ موثر بنایا جائے گا-

گورنر پنجاب نے کہا ہے موجودہ حکومت معاشی انصاف کو معاشرتی بقا کی پہلی اینٹ قرار دیتے ہوئے نظام زکوٰۃ کو زیادہ موثر اور فعال بنانے کے لئے شب و روز مصروف ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں زکوٰۃ کا نظام کامیابی سے نافذ ہے۔

نظام مصطفیٰؐ کے رائج کے لئے درخواست مسترد

ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل رمدے نے پاکستان میں نظام مصطفیٰؐ رائج کرنے کے لئے دائر درخواست مسترد کرتے ہوئے ریمارکس دیئے ہیں کہ پہلے لوگوں کو اپنی انفرادی زندگیاں اسلام کے مطابق ڈھالنی چاہئیں اور اس کے بعد پورے ملک میں اسلام کے نفاذ کی بات کرنی چاہئے۔

عدالتی فیصلے پر قائم ہیں

حکومت نے سپریم کورٹ کے فیصلے پر عملدرآمد کرنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ جس کے تحت جنرل پرویز مشرف کو انتخابات کرانے کے لئے تین سال کی مہلت دی گئی ہے۔ وزیر خارجہ نے لاہور میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ لندن روانہ ہوں گے جہاں دولت مشترکہ کے سیکرٹری جنرل سے ملاقات کریں گے۔

جنرل پرویز مسئلہ کشمیر حل کر سکتے ہیں

کل جماعتی حریت کانفرنس کے چیئرمین عبدالغنی بھٹ نے کہا ہے کہ جنرل پرویز مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کی صلاحیت‘

قوت ارادی اور طاقت رکھتے ہیں- انہوں نے کراچی کے ایک انگریزی جریدے کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ مسئلہ بھارت میں ہے جہاں سیاسی جماعتی اور نظریاتی مسائل کا سامنا ہے-

میرٹ کا خیال آج بھی نہیں رکھا جارہا سپریم

کورٹ کے سینئر جج جسٹس بشیر جہانگیری نے کہا ہے کہ پندرہ سال سے میرٹ کو بھلا کر مختلف شعبوں میں اپنے قریبی لوگ بھرتی کئے جا رہے ہیں- بڑے بڑے دعووں کے باوجود آج بھی یہی کچھ ہو رہا ہے- سپریم کورٹ محکمہ تعلیم میں بھرتی کے معاملات کا جائزہ لے رہی ہے جس میں سنگین غلطیاں اور فراڈ سامنے آ رہے ہیں- اگر باقی محکموں میں ہونے والی بھرتیوں کا جائزہ لیں تو وہاں بھی یہی صورت حال ہوگی-

بھارتی واویلا بے بنیاد ہے- چین

چین نے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ دفاعی شعبہ میں معمول کے تعلقات کا سلسلہ جاری رہے گا- اس ضمن میں بھارتی واویلا اور الزامات بے بنیاد ہیں-

بش پاکستان سے دشمنی نہ کریں

جنوبی ایشیا سے متعلق امریکہ کی مجوزہ خارجہ پالیسی کے بارے میں برطانوی اخبار فنانشل ٹائمز نے اپنی ایک رپورٹ میں ایک اعلیٰ امریکی افسر کے حوالے سے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے ساتھ تعلقات اہلیت کی بنیاد پر استوار کئے جائیں گے- انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان دشمنی سسٹم کے تحت ہے لہذا بش انتظامیہ کو ایسا راستہ اختیار کرنا چاہئے جس سے بھارت سے دوستی کے ساتھ پاکستان سے دشمنی نہ ہو-

سری نگر بس سٹینڈ پر دھماکہ 4 ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں سرینگر کے بس سٹینڈ پر مجاہدین نے دستی بم پھینکا جس میں دو عورتوں سمیت چار افراد ہلاک ہو گئے- یہ دستی بم بی ایس ایف کے بنکر پر پھینکا گیا- مگر نشانہ چوک جانے سے بم بس سٹینڈ پر پھٹ گیا-

کنٹرول لائن برقرار رکھنے کی تجویز مسترد

پاکستان نے کنٹرول لائن کو موجودہ حالت میں برقرار رکھنے کی تجویز مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اسٹیٹس کو" خود ایک مسئلہ ہے- وہ کوئی حل نہیں ہو سکتا-

خادم بیت القمر

جن احباب نے بیت القمر کے خادم کے لئے درخواستیں دے رکھی ہیں براہ مہربانی وہ مورخہ 7 جون کو نماز مغرب کے وقت انٹرویو کے لئے تشریف لائیں-

ملک رفیق احمد صدر محلہ دار الصدر غربی ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

Study Visa Consultancy

Perfect guidance (free of cost) for study Visa process and Admission in foreign Universities along with a guaranteed success in TOEFL and IELTS.

National College 23-Shakoor park, Rabwah PH:212034

الیکٹرونکس اشیاء برائے فوری فروخت

6 عدد فریزرز- آئس کریم بنانے والی مشینز 4 عدد مائیکرو ویو اوون، فرائر، جوسر بلینڈر نیز بہترین قسم کے کاؤنٹرز برائے فوری فروخت دستیاب ہیں-

برائے رابطہ: مشہود احمد ھبہ فاسٹ فوڈ ریلوے روڈ ربوہ فون 211638 گھر 211193

اکسیر اولاد نرینہ

مکمل کورس -/600 روپے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون 212434 فیکس 213966

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن

فون آفس 212764 گھر 211379

خان ڈیری انڈسٹریز

38/1 دار الفضل ربوہ سے خالص دیسی گھی، کریم، دودھ، مکھن، دہی، پنیر، کھویا حاصل کریں

سعید اللہ خان 213207

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61